# صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ



# صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مع ترجمے

جلد

سوم

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمانؒ

۲۵۹۷-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ (( هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً )) قَالَ لَا قَالَ (( وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا )).

۲۵۹۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹھا رمضان میں اور حضرتؐ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

۲۵۹۸-عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۲۵۹۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۹۹- عن ابي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

۲۵۹۹- ابوہریرہؓ نے روایت کی کہ نبیؐ نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اس نے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان میں کہ آزاد کرے ایک بردہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلائے ساٹھ مسکینوں کو۔

۲۶۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۲۶۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِمَ )) قَالَ وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ (( تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ )) قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ

۲۶۰۱- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہؐ کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے عرض کی کہ میں نے جماع کیا رمضان شریف میں اپنی عورت سے دن کو۔ آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے۔ اس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے۔ اتنے میں آپ کے پاس دو گونیاں آئیں کھانے کو (یعنی غلہ یا کھجور کی)۔ آپ نے

(۲۵۹۷) ☆ اس حدیث سے استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان میں کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ ظہار میں اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل میں ضروری ہے۔ اس لیے کہ اس میں ایمان کی شرط منصوص قرآنی ہے۔ مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفاروں میں رقبہ مومنہ ضروری ہے۔ اس لیے کہ جہاں مطلق رقبہ مذکور ہے اس کو حمل کرتے ہیں رقبہ مومنہ پر اسی قید کے لحاظ سے جو قرآن میں کفارہ قتل میں مذکور ہے اور قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہیں کذا قال النووی فی شرحہ لمسلم۔
(۲۶۰۱) صدقہ دے یعنی وہی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا جیسا اوپر مذکور ہوا۔ دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آ چکی اور جو اس نے کہا کہ میں جل گیا اس سے استعمال مجاز کا روا ہوا۔

فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ.

فرمایا لے یہ صدقہ کر دے۔

٢٦٠٢ – عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ (( تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ )) وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا.

۲۶۰۲- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہؐ کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گزری مگر اس کے اول میں صدقہ دے صدقہ دے نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے۔

٢٦٠٣ – عن عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَا شَأْنُهُ )) فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ (( تَصَدَّقْ )) فَقَالَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ (( اجْلِسْ )) فَجَلَسَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا )) فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( تَصَدَّقْ بِهَذَا )) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ (( فَكُلُوهُ )).

۲۶۰۳- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا نبیؐ کے پاس مسجد میں رمضان میں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں جل گیا میں جل گیا۔ آپ نے فرمایا کیا حال ہے اس کا؟ اس نے عرض کی کہ میں نے اپنی بی بی سے صحبت کی۔ آپ نے فرمایا صدقہ دے۔ اس نے عرض کی کہ قسم اللہ کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں کچھ دے سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا اور وہ اسی حال میں تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدھے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اس پر کچھ غلہ تھا۔ آپ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے جو ابھی یہاں تھا؟ اور وہ کھڑا ہوا اور آپ نے فرمایا لے اس کو صدقہ دے۔ اس نے عرض کی کہ کیا میرے سوا اس کا مستحق کوئی اور ہے؟ اللہ کی قسم ہم لوگ بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا لو اسے کھاؤ۔

## بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ

## باب: رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے

٢٦٠٤ – عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ

۲۶۰۴- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں اور آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کدید میں پہنچے (نام مقام کا ہے کہ وہاں ایک نہر ہے اور

(۲۶۰۴) ☆ علماء کا اختلاف ہے سفر میں روزہ رکھنے میں۔ چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنا صحیح نہیں اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہیں ہوتا اور اس کی قضا واجب ہے۔ دلیل ان کی ظاہر آیت و حدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ نے عصاۃ یعنی نافرمان فرمایا اور جماہیر علماء اور جمیع اہل فتویٰ کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں؟ پس ☜

الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ .

مدینہ سے سات منزل ہے اور وہاں سے مکہ دو منزل رہتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اس کا اتباع کرتے۔

٢٦٠٥–عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

٢٦٠٥- زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحییٰ نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کس کا ہے۔ رسول اللہ کا آخر قول لیا جاتا ہے یعنی اول قول منسوخ ہوتا ہے۔

٢٦٠٦–عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

٢٦٠٦- زہری نے اس اسناد سے کہا کہ روزہ نہ رکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر ہی بات پر عمل ضروری ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہویں رمضان کی مکہ میں۔

٢٦٠٧– عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ.

٢٦٠٧- زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ انھوں نے مثل حدیث لیث روایت کی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ حضرت کی نئی نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناسخ اور محکم جانتے (یعنی آپ نے روزہ رکھا اور پھر افطار کیا اور افطار کو ناسخ جانتے ہیں اور روزہ رکھنے کو منسوخ)۔

٢٦٠٨– عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ

٢٦٠٨- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اور روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے۔ پھر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اس میں کوئی پینے

---

ف امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعیؒ اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اس کو جسے طاقت ہو اور بے ضرر رکھ سکے پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہؐ نے اور عبداللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہؓ نے اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ کا مذکور ہے اور اس لیے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برأت ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن میسبؒ اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق وغیر ہم کا قول ہے کہ افطار بہر حال افضل ہے اور بعضوں نے ایک قول امام شافعیؒ کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور ان کی دلیلیں بھی وہی روایات ہیں جو اہل ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کی حدیث ہے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار اور صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے۔

فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

٢٦٠٩- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

٢٦١٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ (( أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ )).

٢٦١١- عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ.

٢٦١٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ )).

کی چیز تھی اور اس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں۔ پھر افطار کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچے۔ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔ سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے جس کا جی چاہے افطار کرے۔

۲۶۰۹- عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ ہم برا نہیں کہتے اس کو جو روزہ رکھے (یعنی سفر میں) اور نہ اس کو جو افطار کرے اور رسول اللہؐ نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

۲۶۱۰- حضرت جابرؓ نے کہا رسول اللہؐ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں مکہ کی طرف اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراع غمیم تک پہنچے۔ (کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل یا زیادہ ہے) اور لوگوں نے روزہ رکھا پھر آپ نے ایک پانی کا پیالہ منگایا اس کو بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے ان کی طرف دیکھا۔ پھر آپ نے پی لیا اور لوگوں نے اسکے بعد آپ سے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان ہیں۔

۲۶۱۱- جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اس میں اتنی بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپ سے عرض کی لوگوں پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہیں کہ آپ نے کیا کیا۔ پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے۔

۲۶۱۲- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور وہ اس پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں۔

---

(۲۶۰۹) ☆ ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا ہیں۔

(۲۶۱۰) ☆ شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جن کو روزہ ضرر کرتا ہے۔

(۲۶۱۲) ☆ یعنی جب ضرر ہوا اور ایسی نوبت پہنچے تو کیا لطف ہے۔

٢٦١٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ.

۲۶۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٦١٤- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ (( **عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ** )) قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ.

۲۶۱۴- شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کے مروی ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں اور اس اسناد میں کہ آپ نے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیے دی ہے اور کہا راوی نے پھر جب میں نے ان سے پوچھا تو انہیں یاد نہیں رہا۔

٢٦١٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبْ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۶۱۵- ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ سولہویں رمضان کو تو ہم میں سے کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

٢٦١٦- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ

۲۶۱۶- قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہویں تاریخ اور سعید کی روایت میں بارہویں اور شعبہ کی روایت میں سترویں یا انیسویں مذکور ہے۔

٢٦١٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ.

۲۶۱۷- حضرت ابوسعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ رمضان مبارک میں تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا نہ مفطر کے افطار پر۔

٢٦١٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ

۲۶۱۸- ابوسعید خدریؓ نے کہا ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جس میں قوت ہو وہ روزہ رکھے۔ یہ بھی خوب ہے اور جس

---

(۲۶۱۶) ☆ بارہویں سے شاید انیسویں تک وہ ممتد ہوا ہو۔ پھر کسی نے اول تاریخ بیان کی کسی نے آخر۔

(۲۶۱۷) ☆ اس مسلک سے انصاف صحابہؓ کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب اقرب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں۔

وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ.

میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے۔

٢٦١٩ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۲۶۱۹- حضرت ابو سعید اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما دونوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا اور افطار کرنے والا افطار اور دونوں پر عیب نہ کرتا تھا۔

٢٦٢٠ – عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۶۲۰- حضرت حمید رضی اللہ عنہ نے کہا انس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا روزہ رمضان کو سفر میں تو کہا انھوں نے کہا سفر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو۔

٢٦٢١ – عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوا لِي أَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُسَافِرُونَ فَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ.

۲۶۲۱- حمید نے کہا نکلا میں سفر میں اور میں نے روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنی سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا انسؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہؐ کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا میں ابن ابو ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے مثل اس کی۔

٢٦٢٢ – عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ)).

۲۶۲۲- انسؓ نے کہا کہ ہم نبیؐ کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اترے گرمی کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنے تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ روکے ہوئے تھے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جا کر پڑ رہے اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہؐ نے فرمایا افطار کرنے والے آج بہت سا ثواب لے گئے۔

٢٦٢٣ – عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

۲۶۲۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

(۲۶۲۲) ☆ معلوم ہوا سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ (( **ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ** )).

علیہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم صائم تھے بعض مفطر پھر کمر خدمت چست باندھی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعض کاموں سے اس وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے۔

**٢٦٢٤**- عن قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( **إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ** )) فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ (( **إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا** )) وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ.

**٢٦٢٤**- قزعہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں ابو سعیدؓ کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں روزے کو پوچھا۔ انھوں نے فرمایا سفر کیا ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے پھر ایک منزل میں اترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت بہت زیادہ ہو گی۔ پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضے ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر۔ پھر ہم آگے کی منزل میں اترے اور آپ نے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑھا دے گا۔ سو تم سب افطار کرو اور یہ فرمانا آپ کا حکم قطعی تھا۔ پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا پھر اس کے (یعنی بعد فراغ مقابلہ غنیم) ہم نے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ سفر میں۔

## بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ

## باب: رمضان میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان

**٢٦٢٥**- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ (( **إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ** )).

**٢٦٢٥**- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا روزے کو سفر میں آپ نے فرمایا چاہے روزہ رکھ چاہے افطار کر۔

**٢٦٢٦**-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ

**٢٦٢٦**- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بہت پے

(٢٦٢٦) ☆ اس حدیث میں بھی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر میں روزہ رکھے خواہ نہ رکھے۔

اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ ((صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ)).

درپے روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی روزے رکھا کروں؟ آپ نے فرمایا چاہو رکھو چاہے نہ رکھو۔

٢٦٢٧ – عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ.

٢٦٢٧- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٦٢٨ – عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ.

٢٦٢٨- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٦٢٩ – عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)) قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللَّهِ.

٢٦٢٩- حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے میں قوت پاتا ہوں روزہ کی سفر میں تو میں اگر روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کی طرف سے سو جس نے اس کو لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں اور ہارون نے اپنی روایت میں اللہ کی طرف سے ذکر نہیں کیا۔

٢٦٣٠ – عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

٢٦٣٠- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں یہاں تک کہ کوئی ہم میں سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبداللہ بن رواحہ کے۔

٢٦٣١ – عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

٢٥٣١- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔